روس میں مسلم مسخیتی ترکوں کی نسل کشی

پوری دنیا اس ظلم پر خاموش ہے

روس کے قفقازی(caucasus) علاقوں میں مختلف قومی نسلی اور لسانی گروہ بستے ہیں یہ علاقہ روس کے جنوب مغرب میں ایران، ترکی اور بحیرہ اسود(Black Sea) کے درمیان واقع ہے ان علاقوں میں ترکائی اقوام کی اکثریت ہے انہی ترکوں میں سے ایک قوم مسخیتی ترکوں[ ] کی ہے جو صدیوں سے بحیرہ اسود کے کنارے کراسنودار کے علاقے میں کثرت سے آباد ہے۔

قزاق نسل کی ملیشیا[ ] کی دہشت گردی جبر وتشدد اور ظلم کے باعث ہزاروں کی تعداد میں مُسلم مسخیتی ترک اب اپنے آبائی علاقے بحرہ اسود(Black Sea) کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں اور امریکہ کی طرف نقلِ مکانی کر رہے ہیں۔ اس جبر وتشدد کو روسی حکومت اور صدر پیوتن کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ ترک وطن کا یہ سلسلہ سرکاری سرپرستی میں جاری ہے بدترین استحصال جس کا اختتام نسل کشی، انخلاء، جبر وتشدد وغیرہ پر ختم ہوتا ہے۔ قزاق ملیشیا سے وابستہ دہشت گرد ماضی میں زارِ روس کے وفادار رہے تھے اور اب انھیں دوبارہ متحرک کیا جا رہا ہے اور ترک مسلمانوں کی نسل کشی، جبری جلاوطنی کے سلسلے میں آلے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

ماسکو میں موجود امریکی سفارت خانے کے مطابق پچھلے سال مسخیتی نسل کے ۵ ہزار ترک امریکہ میں پناہ گزین بن کر داخل ہو رہے ہیں۔ اور مزید ۴ ہزار چار سو لوگوں کو اس زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔ جب کہ ۷ ہزار لوگوں کی درخواستوں پر غور کیا جا رہا ہے۔ Institute for Humanities & Political Studies کے تجزیہ نگار الیکساندر اوسی پوف کے مطابق یہ غیر محسوس بلکہ خاموش نسلی قتلِ عام ہے روسی حکومت اور کراسنودار کی انتظامیہ نے متفقہ فیصلہ کر لیا ہے کہ کون سی نسل اس کے لیے قابلِ قبول ہے۔

ساحل دسمبر ۲۰۰۵ء

Composed by Sajida

E:/Mr Umair/Meskh-3-12-05.inp

امریکہ کے اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے انسانی حقوق کی رپورٹ میں روس کی کراسنودار انتظامیہ کے اس بہیمانہ عمل پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔ امریکہ نے یورپی تحفظاتی انجمن OSCE کے ساتھ ایک اجلاس میں بھی اس رویے پر اعتراض کیا۔ روسی افسران کے مطابق مسخیتی ترک روس میں تارکینِ وطن کے طور پر آباد ہیں۔ وہ اس سرزمین کے باشندے نہیں لہٰذا انھیں شہری حقوق نہیں دیے جاسکتے۔ یہ خانہ بدوش لوگ ہیں انھیں خانہ بدوش ہی رہنا چاہیے اور یہ ان کا حق نہیں ہے کہ وہ یہاں رہیں۔ مسخیتی کمیونٹی کے رہنماؤں نے انٹرویو میں اس بات پر بے انتہاء دکھ کا اظہار کیا ہے کہ روسی حکومت مقامی حکومت کی جانب سے بدترین مظالم کو روکنے میں قطعاً ناکام ہے اور وہ یقیناً یہ چاہتی ہے کہ قزاق نسل کے لوگوں کو ملک بھر میں قانون کے نفاذ کے لیے بطور معاون فورس استعمال کرے۔ روسی صدر ولادیمیر پوتن نے ایک نئے قانون کا نفاذ کیا ہے جس کی رو سے قزاق نسل کو اس بات کی خاص اجازت ہوگی کہ وہ فوج کے خاص یونٹوں میں خدمات انجام دے سکیں اور پولیس کی مدد، سرحدوں کی نگرانی اور دہشت گردی اور منشیات کی اسمگلنگ کی روک تھام کے عمل میں بھرپور حصہ لیں۔ سیاسی تجزیہ نگاروں کے مطابق اس سلسلے میں کاغذی کارروائی آئندہ چند مہینوں میں متوقع ہے۔ صدر پوتن کی جانب سے قزاق ملیشیا پر عنایات کی بارش مستقل روسی عزائم کی غمازی کے لیے کافی ہے مستقبل میں قزاق ملیشیا روس کے اندر ناپسندیدہ قوموں کی نسل کشی، جبری جلاوطنی اور ناپسندیدہ عناصر پر تشدد کے لیے ایک اہم عامل کا کردار ادا کرے گی۔

قزاقوں کو کریملن کی طرف سے ایسی نازک ذمہ داریاں ان کے تاریخی کردار کے باعث دی جارہی ہیں جب وہ روس کے ماضی کے آقا زار اور سابقہ سوویت انتظامیہ دونوں کے وفادار رہے تھے اور قوم کی سربلندی اور عظمت کے لیے کوشاں رہے ہیں۔ نئی ذمہ داریاں تفویض کرنے کا سلسلہ بورس یلسن نے ۱۹۹۰ء کے عشرے میں شروع کیا تھا جو پُوتن کے دور میں بھی جاری ہے۔

مسخیتی مسلمانوں کو شکایت ہے کہ قزاق ملیشیا کے دہشت گرد مسلمانوں کے گھروں میں جبراً گھس جاتے ہیں نماز کے دوران قبیح حرکات کرتے ہیں مسلمانوں کی تذلیل کرتے ہیں گالیاں دیتے ہیں اور ظلم وتشدد کی نئی داستانیں رقم کررہے ہیں۔

مسخیتی ترک اصلاً ترکی اور جیورجیا کی سرحدوں کے درمیان بسنے والی دیہی قوم ہے اس قوم کا روس کے علاوہ اس کے پڑوسی ممالک نے بھی خوب استحصال کیا ہے۔ ۱۹۴۴ میں جوزف اسٹالن نے نازیوں کے لیے ہمدردی کے جذبے کی پاداش میں انھیں ازبکستان، قازقستان اور کرغیزستان میں زبردستی دھکیل دیا تب ان کی تعداد ۹۰ ہزار تھی۔ ۱۹۸۹ء میں ازبکیوں سے ان کے نسلی فسادات کے باعث ان کا وہاں سے انخلاء کیا گیا۔ ۱۲ ہزار مسلم ترکوں کو کراسنودار لے جایا گیا اور دیگر کو روس کے وسطی حصے میں بسایا گیا۔ ۱۹۹۱ء میں روس میں شہریت کے ایک

قانون کی رو سے تقریباً تمام مسخیتی ترک روس کے شہری تسلیم کیے گئے۔لیکن کراسنودار میں مقامی حکومت نے انھیں روس کے شہری کے طور پر قبول کرنے سے انکار کردیا۔انسانی حقوق کی تنظیموں کے مطابق معاملہ صرف شہریت سے انکار پر ختم نہیں ہوا بلکہ مقامی حکومت ان ترکوں کی زندگی ، بقا ، نقل و حرکت کو ناممکن بنا رہی ہے۔انتظامیہ ان ترکوں کی بقاء کے لیے مزید مشکلات پیدا کر رہی ہے۔

ایک سرکاری اہل کار والیری اوستروژنی کے مطابق ''مسخیتی ترکوں نے خود ازبکستان کی شہریت حاصل کرنے کے موقع کو گنوادیا مسئلہ صرف کراسنودار کے علاقے کا نہیں ہے بلکہ مسئلہ ان کی اپنی فطرت کا ہے''۔ بین الاقوامی انجمنوں سے ملاقات میں روسی اہل کاروں نے کہا کہ چوں کہ جیور جیا ان مسخیتی ترکوں کا تاریخی آبائی وطن ہے لہٰذا انھیں وہیں بھیج دینا ضروری ہے۔اس ترک اقلیتی گروہ کا وطن بہرحال روس ہے۔خواہ وہ روس کی کوئی ریاست ہو لیکن روسی حکومت اس مسلم اقلیت کو شہری حقوق دینے کے بجائے ان کی جبراً جلاوطنی میں دلچسپی رکھتی ہے تاکہ ان کا وجود کسی ریاست کی آبادی کے موجودہ توازن میں تبدیلی کا باعث نہ بن سکے۔

کراسنودار کی حکومت نے اس گروہ کی دستاویزات شہریت کو ماننے سے انکار کردیا ہے لہٰذا وہ یہاں پر محصورین کی سی زندگی گزار رہے ہیں۔

میموریل کی رپورٹ کے مطابق ان کے گھروں پر ''غیر قانونی'' کے لیبل چسپاں کردیے گئے ہیں اور قانونی طور پر وہ کسی بھی نوکری کے حقدار نہیں ہیں، ان کی شادیوں کو تسلیم نہیں کیا جاتا ان کے بچوں کی پیدائش کا سرکاری اندراج نہیں کیا جاتا اور اس عمل کے ذریعے آنے والی نسلوں میں ابتری کی سی کیفیت پیدا کی جارہی ہے۔ اقلیتی ترک نسل کا اجتماعی نقطۂ نظر یہ ہے کہ ''اب یہاں کسی بھی ترک مسلمان کا رہنا ناممکن ہوگیا ہے''۔

روسی مسلمانوں پر جاری اس ظلم وستم کے خلاف بین الاقوامی اخبارات، مسلم امہ، سربراہان مملکت کی اسلامی کانفرنس، اسلامی تحریکیں، سب خاموش ہیں اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر اس ظلم وستم کو روکنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس، مسلم ممالک سب مجرمانہ سکوت اختیار کیے ہوئے ہیں امریکہ ان مسلمانوں کو پناہ دے رہا ہے لیکن اس کی جانب سے روس کے خلاف کوئی ردعمل سامنے نہیں آرہا پناہ دینے کی حکمت عملی کا مقصد یہ بھی ہے کہ امریکہ مسلم دنیا میں اپنے خلاف بڑھتے ہوئے ردعمل کو کم کرنے کی عملی تدبیر یہی سمجھتا ہے کہ مسلم پناہ گزینوں کا استیصال کر کے اپنی گرتی ہوئی ساکھ کو بہتر کر سکے لیکن امریکہ ایسے اہم معاملے کو عالمی سطح پر یا یو این او کے ذریعے پیش نہیں کرنا چاہتا یہ تردد، جھجک کس بات کی نشاندہی کرتا ہے؟